تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

لاہور

ندائے خلافت

بانی : اقتدار احمد مرحوم

۳ تا ۹/ اگست ۲۰۰۰ء

مدیر : حافظ عاکف سعید

قیام واستحکامِ پاکستان کی اساس

پاکستان مسلمان عوام کی جدوجہد کے نتیجے میں بنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد مسلمان عوام کا عزم صمیم ہی اس کے وجود کو سلامتی اور قوت کا ضامن ہو سکتا ہے۔ اس ملک کے قیام میں کسی غیر مسلم نے کوئی حصہ نہیں لیا۔ مسلمانوں کی قربانیوں کے بغیر یہ نہ تو وجود میں آسکتا تھا اور نہ قائم ہی رہ سکتا ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ ملک مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز نہیں رہتا اور وہ اس کی خاطر زندہ رہنے اور مرنے کے عزم سے دستبردار ہو جاتے ہیں تو اس کے وجود کی بقا ممکن ہی نہیں ہے۔ چند اعلیٰ سرکاری ملازموں اور خوش حال گھرانوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی حقیر سی تعداد کو چھوڑ کر عام مسلمان آبادی اس ملک کو ایک ایسی اسلامی ریاست بنانا اور اسی صورت میں زندہ و پائندہ دیکھنا چاہتی ہے، جس کے قوانین اسلامی ہوں، جس کا تعلیمی نظام اسلامی ہو اور جس کی تہذیب و ثقافت اسلامی ہو۔ اسی مقصد کے لئے مسلمانوں نے پاکستان بنایا اور اپنے مال و جان اور عزت و آبرو کی قربانی دی۔ اس ملک کے ساتھ اس سے بڑی دشمنی اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ عوام کے اس تعلق کو تباہ و برباد کر دیا جائے۔ عام مسلمانوں میں مایوسی پیدا کرنے کے بعد یہ مٹھی بھر لوگ جو اپنے مذہب —— اسلام کے نام ہی سے بیزار ہیں اس مملکت کو کس طرح سنبھالے رکھ سکتے ہیں۔

(دستوری کمیشن کے سوالنامے کے جواب میں مولانا مودودیؒ کا موقف' تصنیف : مریم جمیلہ)

اس شمارے میں

☆ امیر محترم کا خطابِ جمعہ 2
☆ مرزا ایوب بیگ کا تجزیہ 4
☆ طریق تعلیم۔ قرآن حکیم کی روشنی میں 6
☆ گوشہ خواتین 9
☆ کاروانِ خلافت منزل بہ منزل 10
☆ اسلام میں خود احتسابی کا تصور 12
☆ متفرقات ✪

نائب مدیر :
فرقان دانش خان
معاونین :
☆ مرزا ایوب بیگ
☆ نعیم اختر عدنان
☆ سردار اعوان
نگران طباعت :
☆ شیخ رحیم الدین
پبلشر : محمد سعید اسعد
طابع : رشید احمد چوہدری
مطبع : مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ، لاہور
مقام اشاعت : 36۔ کے، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون : 3-5869501 فیکس : 5834000
سالانہ زر تعاون -/175 روپے

کیمپ ڈیوڈ مذاکرات کی ناکامی سے حالات ”الملحمۃ العظمیٰ“ یعنی بڑی جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں

حزب المجاہدین کا فیصلہ نہایت مناسب ہے‘ دوسری جہادی تنظیمیں بھی بھارت پر اتمام حجت کے لئے جنگ بندی کر دیں

خلیج کی جنگ دراصل قیامت سے پہلے پیش آنے والی سب سے بڑی جنگ کی ایک ریہرسل تھی

مسئلہ کشمیر کے حل کا جو فارمولا میں ایک عرصے سے بیان کر رہا ہوں اس پر عمل کی فضا پیدا ہو چکی ہے

مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے ۲۸/ جولائی ۲۰۰۰ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

(تلخیص : فرقان دانش خان)

عالمی اُفق سیاست پر گزشتہ ہفتے کے دوران دو اہم واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں جو انتہائی دور رس نتائج کے حامل ہیں۔ ان میں ایک واقعہ مقبوضہ کشمیر میں آزادی کی جنگ لڑنے والے مجاہدین کے ایک طاقتور گروپ ”حزب المجاہدین“ کی طرف سے یکطرفہ جنگ بندی کا اعلان ہے۔ حزب المجاہدین کا یہ فیصلہ بھارت کو مذاکرات کی میز پر لانے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ دوسرا واقعہ امریکی صدر بل کلنٹن کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود تین ہفتوں پر محیط کیمپ ڈیوڈ مذاکرات کی ناکامی ہے۔ اسرائیل اور فلسطین کے لیڈروں کا کسی فیصلے پر متفق نہ ہو سکنا مشرق وسطیٰ کے حالات کو نیا رخ دینے کا موجب ہو گا۔

مشرق وسطیٰ کی آئندہ سیاسی صورت حال

یاسر عرفات کی طرف سے آئندہ ماہ ستمبر میں اعلان آزادی کی دھمکی کے بعد حالات بڑی تیزی سے اس عالمی جنگ کی طرف جاتے نظر آ رہے ہیں جسے احادیث میں الملحمۃ العظمیٰ یا سابقہ کتب سماویہ میں آرمیگاڈان کہا گیا ہے۔ درحقیقت اس تنازعہ کی اصل بنیاد یروشلم کا علاقہ ہے۔ مذہبی یہودیوں کے دباؤ کے باعث اسرائیلی حکومت کسی بھی صورت میں یروشلم کے کسی حصے کی خود مختاری پر رضامند نہیں ہو گی۔ اسی طرح فلسطینی بھی مشرقی یروشلم کے مطالبے سے دستبردار ہونے کے لئے ہرگز آمادہ نہیں کیونکہ وہاں مسجد اقصیٰ اور گنبد صخرہ واقع ہیں جو مسلمانوں کے مقدس تاریخی مقامات کا درجہ رکھتے ہیں۔ ویسے بھی مشرقی یروشلم جغرافیائی اعتبار سے مغربی کنارے سے متصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صدر کلنٹن کی بھرپور کوششوں کے باوجود اس مسئلہ پر کوئی اتفاق نہیں ہو سکا۔ ایسے میں اگر یاسر عرفات نے اپنے الٹی میٹم کے مطابق ۱۳ ستمبر کو جبکہ عبوری معاہدہ امن کی مدت پوری ہو جائے گی‘ آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کا اعلان کر دیا تو اسرائیلی اسے کبھی تسلیم نہیں کریں گے اور ایک بہت بڑے پیمانے پر تصادم کا آغاز ہو جائے گا۔ اس معاملے میں مصر اور

منبر و محراب

سعودی ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے ابھی سے یاسر عرفات کے اس فیصلے کی حمایت کر دی ہے۔ اگرچہ ماضی میں یہ دونوں عرب ممالک امریکہ کے قریبی اتحادی رہے ہیں چنانچہ گلف وار میں ان ممالک نے دیگر عرب ممالک کے ساتھ مل کر صدام کے خلاف امریکہ اور مغرب کا ساتھ دیا تھا۔ بلکہ اب بھی انہیں امریکہ کا اتحادی شمار کیا جاتا ہے‘ اس کے باوجود ان کی طرف سے یاسر عرفات کی کھلی حمایت حالات کی سنگینی کا پتہ دیتی ہے۔ دوسری طرف امریکہ نے بھی دھمکی دی ہے کہ اگر یاسر عرفات نے خود مختاری کا اعلان کیا تو امریکہ ان کی امداد بند کر دے گا۔ گویا مشرق وسطیٰ میں ایک نئی پولرائزیشن ہو رہی ہے‘ جس میں ایک طرف فلسطین کے مسئلہ پر تمام عرب ممالک بشمول مصر اور سعودی عرب جمع نظر آتے ہیں جبکہ دوسری طرف عالم کفر جس کی قیادت امریکہ بلکہ صحیح تر الفاظ میں عیسائی دنیا کر رہی ہے لیکن پس پشت اصل قوت یہود کی ہے‘ اسلام کے خلاف جمع ہو رہا ہے۔

گلف کی یہ جنگ دراصل قیامت سے پہلے پیش آنے والی سب سے بڑی جنگ کی ایک ریہرسل تھی۔ حضور اکرمؐ نے پیشن گوئی فرمائی تھی کہ ”ایک جنگ ایسی ہو گی جس میں اولاً مسلمان رومیوں کے ساتھ متحد ہو کر اپنے مشترکہ دشمن کے خلاف لڑیں گے اور فتح حاصل کریں گے۔“ میرے نزدیک یہ پیشن گوئی گلف کی لڑائی میں پوری ہو چکی ہے جس میں مسلمانوں نے رومیوں (یعنی یورپی عیسائی طاقتوں) کے ساتھ مل کر صدام حسین کے خلاف جنگ لڑی اور کامیابی حاصل کی۔ لیکن حدیث کے دوسرے حصے سے اندازہ ہوتا ہے کہ بعد میں مسلمانوں اور عیسائیوں میں تنازعہ کھڑا ہو گا جس کے نتیجے میں ایک ہولناک جنگ ہو گی جس میں مسلمانوں کا شدید جانی نقصان ہو گا۔ تاہم بالآخر مسلمانوں کو کامیابی ملے گی۔

احادیث سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس بڑی جنگ میں پاکستان اور افغانستان اہم رول ادا کریں گے۔ حالات و واقعات کا بہاؤ جس رخ پر بہہ رہا ہے اس کے پیش نظر یہ کہنا مشکل نہیں رہا کہ مشرق وسطیٰ میں اس عظیم جنگ کی بھٹی اب دہکنے کو ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنی ایٹمی صلاحیت کی حفاظت کرنا ہے جو دراصل ہمارے پاس پورے عالم اسلام کی امانت ہے۔ دوسرے ہمیں اپنے ملک میں نفاذ اسلام کی طرف بھی پیش رفت کرنی چاہئے تاکہ مستقبل میں پاکستان کے متوقع کردار کے حوالے سے ہم تیار ہو سکیں۔

مسئلہ کشمیر اور حزب المجاہدین کا فیصلہ

حزب المجاہدین کی طرف سے جنگ بندی کا اعلان مسئلہ کشمیر کے حل کے ضمن میں دور رس نتائج کا حامل ہو گا۔ بھارت کے خلاف آزادی کشمیر کی جدوجہد کرنے والے تمام گروپوں میں حزب المجاہدین نہ صرف سب سے مضبوط جماعت ہے بلکہ اس کا معاملہ اس اعتبار سے بھی اہم ترین ہے کہ مجاہدین کی موجودہ نمایاں جماعتوں میں یہ وہ واحد جماعت ہے جس نے مقبوضہ کشمیر کے اندر جنم لیا اور جو اس سرزمین کے اندر اپنی جڑیں رکھتی ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جس نے سب سے پہلے مقبوضہ کشمیر میں

بھارتی جارحیت کے خلاف ۱۹۸۹ء اس تحریک جہاد کا آغاز کیا۔ گویا تمام جہادی تنظیموں میں حزب المجاہدین مرکزی اہمیت کی حامل ہے جبکہ دیگر تنظیموں کی حیثیت اعوان و انصار کی سی ہے۔ میرے نزدیک حزب المجاہدین کا موجودہ فیصلہ نہایت مناسب ہے' کیونکہ ماضی کے تجربات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ جنگ سے حل نہیں ہو گا۔ جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ نے کئی سال پہلے یہ کہا تھا کہ کوئی ملک اپنی ۵ لاکھ سے زیادہ فوج محاذ جنگ پر ایک لمبے عرصے کے لئے نہیں جھونک سکتا لیکن بھارت نے ۶ سے ۷ لاکھ فوج کشمیر میں رکھ کر اس خیال کو غلط ثابت کر دیا ہے کہ اس کی معیشت ان جنگی اخراجات کا بوجھ نہیں سہار سکتی۔ دوسری طرف پاکستان کی معیشت اس قابل نہیں کہ وہ بھارت کے ساتھ کسی طویل المیعاد جنگ کا متحمل ہو سکے۔

میں انہی حقائق کی روشنی میں ایک عرصہ سے یہ بات کہتا آ رہا ہوں کہ کشمیر کا مسئلہ مذاکرات سے حل ہونا چاہئے۔ اس ضمن میں' میں نے پانچ ماہ قبل اپنے ۲۵ فروری کے خطاب جمعہ میں کہا تھا کہ کشمیر کے مسئلے کو صلح حدیبیہ کے طرز پر حل کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ صلح حدیبیہ کے وقت صحابہ کرام ؓ بھی معاہدے کی شرائط سے مطمئن نہیں تھے کیونکہ یہ صلح بظاہر دب کر کی گئی تھی لیکن بعد میں ثابت ہو گیا کہ یہ صلح "فتح مبین" کی طرف پیش رفت تھی۔ صلح حدیبیہ حضور اکرم ﷺ کی سیاسی بصیرت کے ایک اعلیٰ شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ آپؐ نے قریش کو اس معاہدے میں باندھ کر وقت حاصل کر لیا اور آپؐ کو موقع مل گیا کہ اسلام کے ایک اور ازلی دشمن یہود کی قوت کا قلع قمع کریں اور آس پاس کے قبائل سے نمٹ کر اپنی پوزیشن مضبوط کر سکیں۔ بالکل اسی طریقے سے اگر کشمیر کے مسئلے پر بھارت سے دب کر صلح کر لی جائے تو امید واثق ہے کہ پاکستان کو اس ذریعے سے استحکام حاصل ہو گا اور پاکستان مستقبل میں پیش آنے والی بڑی جنگ میں جو یہود و انصار کے خلاف لڑی جائے گی' اپنا متوقع کردار ادا کر سکے گا۔

میں مقبوضہ کشمیر کے دوسرے جہادی گروپوں سے بھی جن کی حیثیت انصار کی سی ہے' اپیل کروں گا کہ وہ حزب المجاہدین کی طرح معاملہ فہمی کا ثبوت دیں اور کچھ عرصہ کے لئے جنگ بندی کا اعلان کر کے بھارت پر حجت قائم کر دیں تاکہ بھارت مسئلہ کشمیر کے ضمن میں مذاکرات یا ثالثی کی راہ اختیار کرنے سے فرار حاصل نہ کر سکے۔ کیونکہ ابھی تک بھارت کے پاس مذاکرات سے پہلو بچانے کے لئے یہ بہانہ موجود تھا کہ جب تک کشمیر میں سرحد پار سے ہونے والی مداخلت بند نہیں ہوتی' وہ مذاکرات نہیں کرے گا۔ اب حزب المجاہدین کے اس فیصلے سے بھارت کو مجبوراً مذاکرات کی طرف آنا پڑے گا۔ اگر بھارت کی جانب سے مثبت رویئے کا اظہار نہ ہوا تو مجاہدین کے لئے دوبارہ ہتھیار اٹھانے کا پورا جواز موجود ہو گا۔

ویسے اب کئی بھارتی دانشور بھی کشمیر کی تقسیم کی حمایت کرتے نظر آ رہے ہیں۔ چنانچہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کا وہ فارمولا جو میں ایک عرصے سے پیش کر رہا ہوں اس [illegible] فضا تیار ہو چکی ہے۔ اس فارمولے کے مطابق [illegible] وقت بنگال اور پنجاب کی تقسیم کے اصول [illegible] تحت اگر مقبوضہ کشمیر کے وہ ہندو اکثریتی علاقے جو بھارت کے ساتھ متصل ہوں یعنی جموں اور لداخ بھارت میں اور مسلم اکثریتی علاقے جو پاکستان کے ساتھ متصل ہوں یعنی موجودہ آزاد کشمیر پاکستان میں ضم کر دیئے جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہو گا اگر وادی کی حد تک استصواب کرا لیا جائے کہ وہ آزاد رہنا چاہتے ہیں' یا پاکستان کے ساتھ الحاق کے خواہش مند ہیں۔ اخباری اطلاعات سے یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ شاید ہماری حکومت بھی انہی خطوط پر سوچ رہی ہے۔ لہٰذا پاکستان میں اپنی جڑیں رکھنے والی جہادی قوتیں بھی اگر بھارت پر اتمام حجت کی غرض سے جنگ بندی کا اعلان کر دیں تو جنوبی ایشیا ایک بہت بڑی ایٹمی جنگ کے خطرے سے باہر نکل آئے گا۔

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام قرآن اکیڈمی کے

ایک سالہ رجوع اِلی القرآن کورس

میں داخلوں کے لئے طالبانِ علم قرآن سے درخواستیں مطلوب ہیں :

- واضح رہے کہ یہ کورس بنیادی طور پر گریجویٹس اور پوسٹ گریجویٹس کے لئے ترتیب دیا گیا ہے۔ پیش نظر یہ ہے کہ وہ حضرات جو کم از کم گریجویشن کی سطح تک اپنی دنیاوی تعلیم مکمل کر چکے ہوں اور اب بنیادی دینی تعلیم بالخصوص عربی زبان سیکھ کر فہم قرآن کے حصول کے خواہشمند ہوں' انہیں اس کورس کے ذریعے ایک ٹھوس بنیاد فراہم کر دی جائے ـــــ تاہم بعض استثنائی صورتوں میں ایف اے کی بنیاد پر بھی اس کورس میں داخلہ لیا جاسکتا ہے۔
- یہ بھی نوٹ کر لیا جائے کہ کورس کا دورانیہ یکم ستمبر سے 31 مئی' قریباً 9 ماہ بنتا ہے۔ جون' جولائی' اگست کے تین مہینے ابتداء میں کورس میں شامل تھے لیکن گرمی کی شدت کے پیش نظر تدریسی نصاب کو condense کر کے کورس کا دورانیہ کم کر دیا گیا۔

ـــــ داخلوں کا شیڈول اس سال ان شاء اللہ حسب ذیل رہے گا : ـــــ

- داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 26 اگست ہے۔
- داخلہ کے لئے انٹرویو 31/ اگست کو' قرآن اکیڈمی لاہور میں ہوں گے۔ (شرکاء کی سہولت کے پیش نظر داخلہ فارم بروقت جمع نہ کرانے والوں کو براہ راست انٹرویو میں شریک کیا جاسکے گا)
- کورس کا آغاز ان شاء اللہ یکم ستمبر سے ہو جائے گا۔ پہلے دو روز تعارفی نوعیت کی کلاسز ہوں گی اور باقاعدہ تدریس کا آغاز ان شاء اللہ سوموار 4 ستمبر سے ہو گا۔

کورس کا تفصیلی پراسپکٹس

جس میں داخلوں سے متعلق ضروری معلومات کے علاوہ کورس میں شامل مضامین کی تفصیل' طریق تدریس اور نظام الاوقات کی وضاحت بھی شامل ہے' درج ذیل پتے سے حاصل کریں :

ناظم قرآن کالج' 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور (فون : 03-5869501)

پاکستان کی جہادی تنظیموں کو حزب المجاہدین کی پیروی میں جنگ بندی کا اعلان کر دینا چاہئے

ڈاکٹر اسرار احمد پاکستان میں وہ واحد شخص ہیں جو آج سے دو سال قبل جہادی تنظیموں کو یک طرفہ جنگ بندی کا مشورہ دینا چاہتے تھے

پاکستان' بھارت اور کشمیریوں نے امن قائم کرنے کا یہ سنہری موقع کھو دیا تو جنوبی ایشیا میں تباہ کن ایٹمی جنگ چھڑ سکتی ہے

بھارت نے اگر اپنی روایتی عیاری ترک نہ کی تو سویت یونین کی طرح اس کا شیرازہ بھی بکھر سکتا ہے

مرزا ایوب بیگ' لاہور

حزب المجاہدین نے مقبوضہ کشمیر میں یک طرفہ طور پر جنگ بندی کا اعلان کر دیا ہے' یہ اعلان عسکری ماہرین اور تجزیہ نگاروں کے لئے حیران کن اور غیر متوقع ہے۔ حزب المجاہدین مقبوضہ کشمیر میں بھارتی افواج سے برسر پیکار واحد تنظیم ہے جو خالصتاً مقامی افراد پر مشتمل ہے۔ حزب المجاہدین اس جہاد حریت میں مرکزی رول ادا کر رہی تھی۔ ایک اندازے کے مطابق اس تنظیم کے دس ہزار کے قریب نوجوان جام شہادت نوش کر چکے ہیں جو گیارہ سالوں میں مقبوضہ کشمیر میں دی گئی کل جانی قربانیوں کا تین چوتھائی حصہ ہے۔ بھارتی افواج اس تنظیم کے ہاتھوں بہت بری طرح زچ ہو چکی تھی اور حزب والے بھارتی فوج کے اعصاب پر بری طرح سوار تھے۔ اگر یہ کہا جائے کہ بھارتی افواج کو حزب فوبیا ہو چکا تھا تو یہ غلط نہ ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اخباری اطلاعات کے مطابق حزب کے یک طرفہ جنگ بندی کے اعلان سے مقبوضہ کشمیر میں متعین بھارتی سپاہیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

ندائے خلافت کی فائل گواہ ہے کہ ہم نے پاکستان کی ہر حکومت کو یہ مشورہ دیا کہ وہ کشمیر کے معاملے میں غیر لچک دار موقف اختیار نہ کرے' کچھ لو اور کچھ دو کو بنیاد بنا کر افہام و تفہیم کی کوشش کرے۔ لیکن شاید ہر حکومت کی سیاست گردی کا تقاضا تھا کہ وہ کشمیر بنے گا پاکستان جیسے ترانے گا گا کر پاکستانیوں کے دل لبھائے۔ امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب پاکستان بھر میں واحد شخص ہیں جن کی دلی خواہش تھی کہ حکومت پاکستان کو کھلم کھلا مشورہ دیا جائے کہ وہ جہادی قوتوں کو مقبوضہ کشمیر میں کاروائیاں کرنے سے روک دے تاکہ بارڈر پار دہشت گردی کا ہم پر الزام ختم ہو جائے اور بھارت اخلاقی طور پر مجبور ہو جائے کہ وہ کشمیر کہ مسئلہ پر ڈائیلاگ کرے' کیونکہ وہ اس دہشت گردی (بمطابق بھارتی حکومت) کو مذاکرات کے راستے کی رکاوٹ قرار دیتا تھا' لیکن تنظیم اسلامی مجلس شوریٰ خصوصاً راقم ان کی اس خواہش کی تکمیل میں رکاوٹ بنے رہے۔ محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا استدلال یہ تھا کہ اس وقت امت مسلمہ خصوصاً پاکستان کے دو دشمن ہیں: (ا) امریکہ اور مغربی یورپ اور ان کا سرغنہ یہودی (۲) بھارت۔ پاکستان اس وقت معاشی اور عسکری لحاظ سے کمزور ہے وہ دونوں دشمنوں کا بیک وقت مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا ہمیں ان میں سے ایک کے ساتھ دب کر بھی صلح کرنی پڑے تو مصلحت کے تحت ایسا کر لینا چاہئے تاکہ دوسرے دشمن کے ساتھ پوری یکسوی اور اپنی قوت کو مجتمع کر کے نبٹا جا سکے۔ نیو ورلڈ آڈر (جسے ڈاکٹر صاحب جیو ورلڈ آڈر کہتے ہیں) کہ حوالہ سے یہود کی سرپرستی میں دشمن نمبر ایک ہی ہمارا بڑا اور کثیر الجہت دشمن ہے پھر یہ کہ نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں اور آپ ؐ کی پیش گوئی کے مطابق مشرق وسطیٰ میں ایک بڑا رن پڑنے والا ہے تو کیوں نہ بھارت سے معاملات کو پرامن مذاکرات سے سلجھا کر اس بڑی جنگ کی تیاری کی جائے اور پاکستان کی ایٹمی صلاحت کو اس جنگ عظیم کے لئے محفوظ رکھا جائے۔ علاوہ ازیں اگر پاک بھارت تعلقات بہتر ہو جائیں تو ہم قرآن کی دعوت لے کر آسانی سے وہاں پہنچا سکتے ہیں کیونکہ وہاں ہمیں زبان کا مسئلہ پیش نہیں آئے گا۔ ان کی یہ سوچ ملکی اور بین الاقوامی حالات پر گہری نظر اور اس باریک بینی کا نتیجہ تھی جو یقیناً عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ البتہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حزب المجاہدین کا جنگ بندی کا اعلان حقیقتاً ایسا یک طرفہ بھی نہیں جیسا کہ ظاہری طور پر نظر آتا ہے۔ اس وقت تک جو باتیں سامنے آئی ہیں ان کے مطابق اس جنگ بندی کے اعلان سے پہلے بیک ڈور چینل سے مذاکرات ہوئے عبدالمجید ڈار جو سید صلاح الدین کے نائب ہیں اور مقبوضہ کشمیر میں بالفعل جنگ میں حصہ لیتے ہیں وہ کراچی سے دبئی کے راستے مذاکرات کرنے کے لئے نئی دہلی جاتے رہے۔ اس کام میں زبردست رازداری سے کام لیا گیا یہی وجہ ہے کہ آخری موقع پر بھی دوسری جہادی قوتوں کو اعتماد میں نہ لیا گیا تاکہ کسی بات کے قبل از وقت افشا ہونے سے سارے معاملات ہی نہ بگڑ جائیں۔ اس جنگ بندی کے اعلان سے پہلے بھارت نے چند اقدام کئے (ا) APHC (آل پاکستان حریت کانفرنس) کے تمام لیڈر غیر مشروط طور پر رہا کر دیئے (۲) بھارت نے ۲۷ جون کے بعد کوئی سرحدی خلاف ورزی نہ کی بلکہ IOC یعنی لائن آف کنٹرول پر ایک گولا بھی فائر نہ کیا گیا (۳) فاروق عبداللہ کے ذریعے کشمیر اسمبلی میں خود مختاری کی قرارداد منظور کروائی گئی۔ یہاں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس مرتبہ جس خود مختاری کا مطالبہ کیا گیا ہے وہ اس سے بھی وسیع تر اور زیادہ ہے جو آج سے ٹھیک ۴۸ سال قبل جولائی ۱۹۵۲ء میں طے کی گئی تھی۔ بھارت کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ کشمیریوں سے مذاکرات کی یہ شرط نہیں لگائی کہ مذاکرات بھارتی آئین کے تحت ہوں گے۔ دوسری طرف حکومت پاکستان نے حزب المجاہدین کے اس اعلان پر جس طرح کا ردعمل ظاہر کیا ہے اور جو انداز اختیار کیا ہے اس سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ اس جنگ بندی کو حکومت پاکستان کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ البتہ جماعت اسلامی جس کی حزب المجاہدین کو پوری پوری تائید اور حمایت حاصل تھی۔ اس کا شدید ردعمل سامنے آیا ہے اور انہوں نے حزب المجاہدین کی قیادت کو غدار اور باغی کے القاب سے نوازا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ اعلان عین اس وقت کیا گیا جب کہ قاضی صاحب کا امریکہ کا دورہ

اختتام کو پہنچ رہا تھا جس سے یہ تاثر ابھرا کہ امریکی دباؤ کی وجہ سے قاضی صاحب بھی کشمیر میں جنگ بندی کے لئے راضی ہوئے۔ اور اس تاثر سے جماعت اسلامی کا امریکہ مخالف ہونے کا امیج بری طرح متاثر ہوا۔ بہر حال جو کچھ بھی ہے ہم اس موقع پر پوری شدت سے اپنی اس رائے کا اظہار کریں گے کہ ہمیں خواہ مخواہ کی باتوں میں الجھ کر اس سنہری موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہئے اور مسئلہ کشمیر کو سیاسی اور جذباتی رنگ دے کر اس خطہ میں امن کے امکانات کو ختم کر دینا کسی طرح بھی دانش مندی نہیں ہوگی۔ ہم پر واضح رہنا چاہئے کہ طاقت سے کشمیر کو بھارت سے چھین لینا نہ گزشتہ ۵۳ سال میں ممکن ہو سکا نہ مستقبل قریب میں اس کا رتی بھر کوئی امکان ہے۔ پھر یہ کہ اگر ۱۹۴۷ء کے تقسیم ہند کہ فارمولا کو سامنے رکھا جائے تو سوال یہ ہے کہ پنجاب اور بنگال تقسیم ہو سکتے ہیں تو کشمیر کیوں تقسیم نہیں ہو سکتا جبکہ جموں اور لداخ میں غیر مسلموں کی تعداد مسلمانوں سے زیادہ ہے۔ جو جہادی تنظیمیں بنیادی طور پر پاکستانی ہیں ہم ان سے دست بستہ درخواست کرتے ہیں کہ امت کے اجتماعی مفاد میں وہ بھی مقبوضہ کشمیر کی مقامی جہادی تنظیم کی پیروی میں جنگ بندی کا اعلان کر دیں اور اس پر دیانت داری سے کاربند رہیں۔ انہیں اپنی ہی اس بات کو فراموش نہیں کر دینا چاہئے کہ ہم اپنے مظلوم اور کمزور بھائیوں کی خاطر جہاد کر رہے ہیں اگر مقامی تنظیم نے سفید جھنڈا بلند کیا ہے تو انہیں بھی اس کی پابندی کرنی چاہئے وگرنہ عین ممکن ہے مقامی آبادی ان تنظیموں سے متنفر ہو جائے کہ وہ ان کی بے پناہ مشکلات اور تکالیف کا احساس نہیں کر رہے۔ گیارہ سال پر محیط آزادی کی جنگ میں کشمیر کے ستر ہزار شہری جان سے ہاتھ دھو چکے ہیں بے شمار خواتین کی بے حرمتی ہوئی ہڑتالوں اور تالہ بندیوں سے وہاں کے لوگوں کا کاروبار تباہ ہو چکا ہے۔ بھارتی فوجیوں کی چیرہ دستیوں سے کشمیر کی نس نس سے خون رس رہا ہے۔ جنت نظیر کشمیر کی وادی انسانی خون سے سرخ ہو چکی ہے۔ ایسے میں اگر ہم ائرکنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھ کر "کشمیر بنے گا پاکستان" اور کشمیر کی تقسیم قبول نہیں کریں گے جیسے جذباتی نعرے لگاتے رہے تو یہ اپنے مسلمان بھائیوں سے ہونے والے ظلم و تشدد سے یکسر لاتعلق ہونے والی بات ہے۔ ہم دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ جذباتی ہونے کی بجائے حکمت سے کام لیں اور حقیقت پسندی کا مظاہرہ کریں۔ ہم سیاست دانوں سے خاص طور پر درخواست کرتے ہیں کہ وہ ذاتی اور سیاسی مفادات سے بالاتر ہو کر سوچیں اور محض اقتدار کی خاطر امت کے مفاد کو داؤ پر نہ لگائیں۔ یہ بہت نازک وقت ہے اس وقت کوئی جذباتی فیصلہ ہمیں آتش جنگ میں دھکیل دے گا۔ ہم اس موقع پر حکمرانوں سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ پاکستان اور امت مسلمہ کے مفاد کو اصلاً پیش نظر رکھیں اور محض اپنی کرسی مضبوط کرنے کے چکر میں امریکہ کی ہر بات میں ہاں میں ہاں نہ ملائیں اور عیار دشمن سے بڑے چکنے ہو کر معاملات کریں۔ اس لئے کہ بھارت کی تاریخ گواہ ہے کہ اس نے ہمیشہ مصالحت کی راہ اس وقت اختیار کی جب کوئی دباؤ اسے ایسا کرنے پر مجبور کرتا ہے اور جونہی دباؤ ختم ہوتا ہے وہ آنکھیں پھیر لیتا ہے ہمیں بڑی متوازی اور معتدل پالیسی اپنانی ہوگی یعنی نہ اتنے کڑوے ہوں کہ فریق ثانی تھو تھو کر دے اور نہ اتنے میٹھے کہ باآسانی نگل لئے جائیں۔

ہمیں اس وقت امریکہ سے بھی ہوشیار رہنا ہوگا اور کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہم بھارت سے براہ راست معاملات طے کریں اور امریکہ کی مداخلت کو اگر ختم نہیں کیا جا سکتا تو کم سے کم ضرور کر دیا جانا چاہئے۔ امریکہ کے سینیٹر ہیر نے کشمیر کے حوالہ سے اپنی حکومت کو فوری طور پر تین اقدام کرنے کے لئے کہا ہے :

۱) امریکہ فوری طور پر کشمیر کے لئے اپنا Special Envoy یعنی خصوصی سفیر مقرر کرے۔
۲) پاکستان کو جمہوریت کی ٹیکنیکل واقفیت (Know how) فراہم کرے۔
۳) فوری طور پر دونوں ممالک یعنی پاکستان اور بھارت کی امداد بحال کر دی جائے۔

ہمیں ان تینوں اقدامات سے امریکی نقطہ نظر سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان کے خلاف اپنے رد عمل کا اظہار کرنا چاہئے۔ خصوصی سفیر کے تقرر سے امریکہ دو بلیوں کے تنازعہ میں بندر کا رول ادا کر سکتا ہے دوسرا یہ کہ ہمیں مغربی جمہوریت سے اللہ کی پناہ حاصل کرنی چاہئے اور اسلامی جمہوریت کی داغ بیل ڈالنی چاہئے اور آخر میں ہمیں سمجھنا چاہئے کہ ہم امریکی امداد کے طفیل ہی آج اس حال کو پہنچے ہیں۔ امداد کی بحالی وہ ہماری محبت میں نہیں بلکہ اپنے مفاد کے تحت چاہتے ہیں۔ اسی امداد نے ہماری معیشت تباہ کی' ہمارے سیاست دانوں کو کرپٹ کیا اور ہماری سیاسی آزادی سلب کی۔ جس طرح ۱۹۴۷ء میں برطانیہ نے کشمیر کے معاملے میں ڈنڈی مار کر دونوں ممالک کے درمیان خون کی لکیر کھینچ دی تھی۔ ایسا کرنے کے کئی مقاصد تھے مثلاً مستقبل میں ایشیا میں کوئی متحدہ قوت وجود میں آ کر یورپ کو چیلنج نہ کر دے پھر یہ کہ یہ لڑتے رہیں اور ہماری اسلحہ ساز فیکٹریاں چلتی رہیں۔ علاوہ ازیں جنگ انہیں معاشی طور پر مفلوج کر دے اور ضروریات زندگی کے لئے ہمارے محتاج رہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس وقت بھی صورت حال یہ ہے کہ مجاہدین کشمیر بھارت کے لئے عذاب بنے ہوئے ہیں اور ہم اپنوں کی بدعنوانیوں کی وجہ سے معاشی طور پر دیوالیہ ہو چکے ہیں۔ لہٰذا امریکہ علاقے میں اپنا الو سیدھا کرنے کے چکر میں ہوگا جیسا کہ سینیٹر ہیر کی تجاویز سے معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں امریکہ ثالثی کا رول ادا کرنے کی رٹ چھوڑ کر براہ راست بھارت سے معاملہ کرنا ہوگا' چاہے اس لے دے میں اپنا کچھ حق چھوڑنا ہی کیوں نہ پڑ جائے۔

ہم بھارتی رہنماؤں سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ حالات کے رخ کو سمجھیں' اگر انہوں نے اپنی روایتی عیاری کو بروئے کار لاتے ہوئے مجاہدین کو ہاتھ دکھایا اور ان کی جنگ بندی سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تو عین ممکن ہے کہ وقتی طور پر مجاہدین کو زک پہنچے اور آزادی کی تحریک کچھ دب جائے لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ کشمیریوں نے جو خون اس زمین میں جذب کیا ہے وہ رنگ نہ دکھائے اور کل کلاں بھارت کو ایسی صورت حال پیش آئے اور وہ پچھتائے کہ کاش وہ اس وقت کشمیریوں کے مطالبات تسلیم کر لیتا۔ کشمیر اب آتش فشاں بن چکا ہے مذاکرات اور افہام و تفہیم سے تو اسے ٹھنڈا کیا جا سکتا ہے لیکن اگر اس ایٹمی دور میں بارود کا کھیل کھیلا گیا تو کشمیر ہی نہیں پورا جنوبی ایشیا بھسم ہو سکتا ہے۔

ضرورت رشتہ

❶ رفیقہ تنظیم اسلامی' ارائیں' عمر ۲۳ سال' تعلیم بی اے مزید آگے پڑھنے کی خواہش مند' قرآن حکیم کا فکری و عملی رہنمائی کورس کئے ہوئے' خوش شکل' صوم و صلوٰۃ کی پابند' گھریلو کام کاج' کڑھائی سلائی' امور خانہ داری میں ماہر کے لئے مہذب' ارائیں' اعلیٰ تعلیم یافتہ برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

رابطہ فون : 526100 (0462)

☆ ☆ ☆

❷ سیالکوٹ میں مقیم سید خاندان سے تعلق رکھنے والی ۲۴ سالہ' خوبصورت' باپردہ دوشیزہ' تعلیم BSc' بی ایڈ کیلئے موزوں رشتہ درکار ہے۔ رفیق تنظیم کو ترجیح دی جائے گی۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔

برائے رابطہ : محمد عمران' معرفت ملک تنویر الحق
ماڈرن بک ڈپو' سیالکوٹ کینٹ

تو راز کن فکاں ہے اپنی آنکھوں پر عیاں ہو جا
خودی کا راز داں ہو جا' خدا کا ترجماں ہو جا!
ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوعِ انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا' محبت کی زباں ہو جا
یہ ہندی' وہ خراسانی' یہ افغانی وہ تورانی
تو اے شرمندۂ ساحل اچھل کر بیکراں ہو جا

طریق تعلیم ــــ قرآن حکیم کی روشنی میں

① طلبہ کی طلب اور آمادگی

قرآن حکیم کھولتے ہی جو بات نمایاں طور پر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ تعلیم و تلقین سے استفادے کے لئے طالب میں طلب صادق ضروری ہے۔ جب تک وہ خود خواہش مند نہ ہو اور اس کا دل و دماغ پورے طور پر اور یکسوئی کے ساتھ آمادہ نہ ہو تعلیم و تلقین ہرگز نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی خواہ جو کچھ بتایا اور سکھایا جا رہا ہو۔ وہ خود اس کے حق میں کتنا ہی مفید کیوں نہ ہو اور خواہ اس کا سکھانے اور بتانے والا کتنی ہی بڑی اور مؤثر شخصیت کا مالک کیوں نہ ہو۔ سورہ فاتحہ میں طالب کی طرف سے ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴾ (فاتحہ : ۵) "ہمیں سیدھا راستہ دکھا" کی پر خلوص دعا کا تقاضا اس کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔ معلم کو چاہئے کہ سب سے پہلے طلبہ میں علم کی پیاس اور طلب صادق پیدا کرے۔ ان کو علم حاصل کرنے پر آمادہ کرے۔ اس کے بغیر اس کی ساری کوششیں غیر مؤثر ہوں گی۔ اس غرض سے معلم کو چاہئے کہ وہ پوری دل سوزی سے طلبہ کو عالم و جاہل کا فرق، اہل علم پر اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل اور علم کی ضرورت و اہمیت، دلکش انداز میں دلائل کے ساتھ اور واقعات کا حوالہ دے کر برابر سمجھاتا رہے تاکہ علم کی طرف ان کی رغبت ہو نیز حصول علم کے لئے انہیں مختلف طریقوں سے آمادہ کرتا رہے۔

خود قرآن حکیم نے مندرجہ ذیل آیات کے ذریعے علم کے حصول کی ترغیب دی ہے:

○ ﴿ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ﴾ (الزمر : ۹)

"کہیں عالم و جاہل برابر ہوتے ہیں۔"

○ ﴿ مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴾ (البقرہ : ۲۶۹)

"جسے حکمت عطا کی گئی اسے دراصل خیر کثیر (بہت بڑی دولت) عطا کی گئی۔"

○ ﴿ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ﴾ (المجادلہ : ۱۱)

"اللہ تم میں ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا ہوا ہے درجے بلند کرے گا۔"

○ ﴿ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾ (فاطر : ۲۸)

"اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔"

② معلم کے علم پر بھروسہ

استفادہ کے لئے دوسری ناگزیر شرط معلم کے علم پر غیر معمولی اعتماد ہے۔ معلم کا کام ہی یہ ہے کہ طلبہ کو وہ چیزیں بتائے جو وہ نہیں جانتے۔ اب اگر معلم کی نااہلی یا اپنی کسی کوتاہی کے سبب طلبہ کا اعتماد متزلزل ہو جائے اور انہیں یقین نہ ہو کہ معلم جو کچھ بتا رہا ہے وہ ٹھیک ہے اور اسی میں ان کی فلاح ہے تو وہ اس کی تعلیم و تلقین سے کیونکر مستفید ہو سکتے ہیں۔

﴿ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ﴾ (البقرہ : ۲، ۳)

"ہدایت ہے ان پرہیزگار لوگوں کے لئے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔"

(یعنی محض قرآن حکیم کے بتانے سے ان حقیقتوں پر یقین کر لیتے اور ایمان لے آتے ہیں جو انسان کے حواس سے پوشیدہ ہیں اور جو کبھی براہ راست عام انسانوں کے تجربہ و مشاہدہ میں نہیں آتیں۔ مثلاً خدا کی ذات و صفات، ملائکہ، وحی، جنت و دوزخ وغیرہ)

اس آیت کی رو سے معلم کو چاہئے کہ وہ طلبہ کا اعتماد بحال رکھے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب وہ علمی اعتبار سے ضروری صفات کا حامل ہو۔ خوب پڑھا لکھا اور قابل ہو۔

③ اللہ ہی کو علم کا منبع و مصدر سمجھنا

کسی فرد کا علم خود اس کے یا سماج اور انسانیت کے حق میں اسی وقت نفع بخش ہو سکتا ہے جب اللہ کے نام سے شروع کیا جائے اور اس کی ذات و صفات کو مستحضر رکھ کر اور اس کی پناہ میں آکر حاصل کیا جائے۔ اسی کو علم کا سرچشمہ مانا جائے اور یقین کیا جائے کہ علم صرف اسی کے پاس ہے اور علم کا جو حصہ بھی کسی کو ملتا ہے وہ اسی کا فیض ہوتا ہے۔ اسی صورت میں وہ علمی پندار میں مبتلا ہونے، علم کو غلط راستوں سے حاصل اور غلط مقاصد پر استعمال کرنے اور علم کی راہ میں شیطان کے حائل ہونے سے محفوظ رہ سکے گا اور علم میں اضافے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا۔ ان حقائق پر مندرجہ ذیل آیات دلالت کرتی ہیں:

○ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○ ﴾ (الحجرات : ۱۳)

"بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔"

○ ﴿ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ ﴾ (النور : ۱۸)

"اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔"

○ ﴿ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ﴾ (البقرہ : ۲۸۲)

"اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔"

○ ﴿ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ○ ﴾ (۶ : ۸۰)

"میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔"

○ ﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ○ ﴾ (۹۶ : ۱)

"اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے (سب کو) پیدا کیا۔"

○ ﴿ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴾ (۱۶ : ۹۸)

"پھر جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے پناہ مانگ لیا کرو۔"

○ ﴿ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ﴾ (۷ : ۲۰۰)

"اگر کبھی شیطان تمہیں اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگو۔"

معلم کو چاہئے کہ طلبہ کے ذہن میں یہ بات بخوبی بٹھا دے کہ علم کا منبع و سرچشمہ ذات باری تعالیٰ ہے۔ اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ علم کا جو حصہ بھی کسی کو ملتا ہے اللہ تعالیٰ ہی کا فیض ہوتا ہے۔

پڑھنا لکھنا شروع کرتے وقت معلم کو چاہئے کہ خود بھی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ لیا کرے اور طلبہ سے بھی کہلوایا کرے خود بھی یہ دعا مانگتا رہے:

﴿ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ○ ﴾ (۲۰ : ۱۱۴)

"اے میرے رب میرے علم میں اضافہ کر۔"

اور طلبہ کو بھی اس کی تلقین کرتا رہے۔ اس صورت میں خود وہ اور اس کے طلبہ علمی پندار میں مبتلا ہونے، علم کو ناجائز طریقے سے حاصل کرنے اور ناجائز مقاصد کے لئے استعمال کرنے نیز علم کی راہ میں شیطان کی دراندازی سے محفوظ رہ سکیں گے۔

④ کچھ بتانے سے پہلے بخوبی متوجہ کر لینا

بات اسی وقت دل لگا کر سنی جاتی اور اس پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جاتا ہے جب ذہن اس کی طرف بخوبی متوجہ ہو۔ قرآن حکیم تجسس کو بیدار کرنے اور فرد کو ہمہ تن

متوجہ کرنے کے لئے مختلف طریقے اختیار کرتا ہے۔ چند یہ ہیں :

○ حروف مقطعات سے کلام شروع کرتا ہے :

الم، الرا، کھیعص، طٰہٰ، حم وغیرہ

○ کبھی سوال کرتا ہے :

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ ﴾ (الصف : ۱۰)

"اے ایمان والو کیا میں تم کو ایسی تجارت بتادوں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے دے۔"

﴿ ھَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ○ ﴾ (الکہف : ۱۰۳)

"کیا میں تمہیں ان کی خبردوں جو اعمال کے لحاظ سے بڑے گھاٹے میں ہیں۔"

○ کبھی کوئی منظر پیش کرتا ہے :

○ ﴿ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا ○ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَھَا ○ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَھَا ﴾ (زلزال : ۱ تا ۳)

"جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی اور اپنے اندر کا بوجھ نکال پھینکے گی اور انسان حیرت سے کہے گا اس کو کیا ہو گیا ہے۔"

﴿ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ○ وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ ○ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ○ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴾ (انفطار : ۱ تا ۴)

"جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب تارے جھڑ پڑیں گے اور جب دریا بہہ کر ایک دوسرے میں مل جائیں گے اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی۔"

﴿ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ ○ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ .... لِاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ﴾ (الواقعہ : ۱۱ تا ۳۸)

اور سورہ رحمٰن میں بڑی وضاحت سے منظر کشی کی گئی ہے۔

○ دوسروں کے سوالات یا اعتراضات کو سامنے رکھ کر ان کے جوابات کی طرف ذہنوں کو متوجہ کرتا ہے :

﴿ سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ○ ﴾ (معارج : ۱)

"ایک طلب کرنے والے نے عذاب طلب کیا جو نازل ہو کر رہے گا۔"

﴿ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ.......... ﴾

("وہ تم سے پوچھتے ہیں)

سے پندرہ مقامات پر خطاب شروع ہوتا ہے۔

﴿ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴾ (بنی اسرائیل - ۹۸)

"اور کہا کیا جب ہم ہڈیاں اور خاک ہو کر رہ جائیں گے تو نئے سرے سے ہم کو پیدا کر کے اٹھا کھڑا کیا جائے گا۔"

﴿ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰہُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ○ ﴾ (۱۷-۹۴)

"وہ کہنے لگے کیا اللہ نے بشر کو پیغمبر بنا کر بھیج دیا؟"

اچانک کسی واقعے کی خبر دے کر پیشین گوئی کر کے لوگوں کو بات سننے پر آمادہ کرتا ہے۔

○ ﴿ الٓمّٓ ○ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ○ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ○ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ﴾ (روم : ۱ تا ۴)

"اہل روم مغلوب ہو گئے نزدیک کے ملک میں اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے چند ہی سال میں۔"

ان آیات میں رومیوں کے غلبے کی اس وقت پیشین گوئی کی گئی جب ایرانی انہیں مغلوب کر چکے تھے اور ان کا غلبہ بظاہر محال نظر آرہا تھا۔

○ ﴿ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ﴾ (الفتح : ۱)

"ہم نے تم کو فتح دی فتح بھی صریح وصاف"

اس آیت میں فتح مکہ کی اس وقت پیشین گوئی کی گئی تھی جب حدیبیہ کے مقام پر بظاہر دب کر مسلمانوں نے کفار سے صلح کی تھی۔

○ بہت زیادہ چونکا کرنے یا چونکا دینے کے لئے خطاب کرنا ہوتا ہے تو بسا اوقات مندرجہ بالا طریقوں میں سے بیک وقت کئی ایک کو استعمال کرتا ہے۔ مثلاً :

﴿ اَلْقَارِعَۃُ ○ مَا الْقَارِعَۃُ ○ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الْقَارِعَۃُ ○ یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ○ وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِھْنِ الْمَنْفُوْشِ ○ ﴾ (القارعہ ۱ تا ۵)

"کھڑکھڑانے والی، کھڑکھڑانے والی کیا ہے اور تم کیا جانو کھڑکھڑانے والی کیا ہے، وہ قیامت ہے جس دن لوگ ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ اون"

ان آیات میں خبر سوال، منظر سب ایک ساتھ پیش کر کے ذہنوں کو متوجہ کیا گیا ہے۔

معلم کو بھی موقع محل کی مناسبت سے مختلف طریقوں کو اختیار کر کے درس سے پہلے طلبہ کو ہمہ تن متوجہ کرنا چاہئے پھر انہیں کوئی بات بتانی چاہئے۔

(۵) تاثیر کلام

طلب صادق پیدا کر دینے اور اپنی طرف ہمہ تن متوجہ کر لینے کے بعد قرآن حکیم اپنی بات پیش کرتا ہے۔ پیش کش کے لئے وہ خطابت کا طریقہ اختیار کرتا ہے اور بلاشبہ یہی سب سے زیادہ مؤثر طریقہ ہے، پورا کلام پاک مختلف چھوٹے بڑے خطبوں کی شکل میں نازل ہوتا رہا اور حضور ﷺ خطبات ہی کی شکل میں انہیں دوسروں کے سامنے پیش فرماتے رہے۔ قرآن حکیم کی خطابت میں زور بیان کی اتنی شدت اور انداز کلام اتنا شاہانہ ہے کہ سننے والا مسحور ہو جاتا ہے۔ کوئی بد بخت ہی ہو گا جس کے کانوں تک یہ آواز پہنچے اور وہ متاثر نہ ہو۔ عتبہ جیسا کٹر دشمن اسلام اس کی چند آیات سنتے ہی ہتھیار ڈال دیتا ہے اور چوکڑی بھول جاتا ہے۔ اس کا ایک ٹکڑا حضرت عمرؓ جیسے زبردست مخالف کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیتا ہے۔ قرآن حکیم اپنی پاکیزہ ہدایات، فصیح و بلیغ زبان، شاہانہ طرز تخاطب، غیر معمولی اثر آفرینی، موثر لہجہ و آہنگ اور زور بیان کے ذریعے بہرحال ہر ایک سے اپنا لوہا منوالیتا ہے۔ قرآن حکیم تو خیر کلام الٰہی ہے۔ اس کی تاثیر کا کیا کہنا۔ جو لوگ اپنے طرز تخاطب یا انداز بیان میں اس کی ہلکی سی جھلک پیدا کر لیتے ہیں وہ بھی کتنوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔ مولانا روم اپنی مثنوی، علامہ اقبال اپنی چند نظموں، اخوان القف اپنے بعض رسالوں، مولانا آزاد اور مولانا مودودی وغیرہ اپنے بعض خطبات و مقالات میں قرآن حکیم کی مدد سے اس کے زور بیان کی خفیف سی جھلک پیدا کر سکے ہیں۔ اس پر حال یہ ہے کہ پڑھنے والا بہرحال جھوم جاتا اور عجیب و غریب عالم میں پہنچ جاتا ہے۔

استاد کو بھی اپنے بیان میں زور پیدا کرنا چاہئے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب اس کو اپنے علم پر یقین و اعتماد ہو۔ اس کے پاس پیش کرنے کے لئے واقعی کوئی پیغام ہو اور بات دل کی گہرائیوں سے نکلے۔

(۵) توضیح و تشریح

قرآن حکیم صرف زور بیان پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ اپنی بات بخوبی واضح اور ذہن نشین کرنے کے لئے :

○ آفاق و انفس سے شواہد پیش کرتا ہے۔

○ گردو پیش کے حوالے دیتا ہے۔

○ روزمرہ کے تجربات و مشاہدات کو بطور دلیل سامنے لاتا ہے۔

○ طرح طرح کی مثالیں دیتا اور تمثیلات سے کام لیتا ہے۔

○ معروف تاریخی واقعات اور اجڑی ہوئی بستیوں کے کھنڈرات سے ثبوت بہم پہنچاتا ہے۔

○ متعدد واقعات بیان کر کے مطلوبہ نتائج اخذ کراتا ہے۔

○ انبیاء و اقوام و ملل کے قصے کہانیوں سے مدد لیتا ہے۔

○ ایک ہی حقیقت کو طرح طرح سے بیان کرتا ہے تاکہ ہر استعداد و صلاحیت کے لوگ با آسانی سمجھ سکیں۔

○ الفاظ میں اتنی واضح منظر کشی کرتا ہے گویا سر کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

○ لوگوں کی الجھنوں اور شکوک و شبہات کو دلائل سے رفع کرتا ہے۔

معلم کو بھی توضیح و تشریح کے ضمن میں حسب

ضرورت و موقع ان تدابیر سے کام لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔

⑦ سوالات

O قرآن توجہ کو مرکوز رکھنے اور غور و فکر کی دعوت دینے کے لئے بیچ بیچ میں سوالات کرتا جاتا ہے :

﴿اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ﴾ (الفجر : ۶)

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا۔"

﴿اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ ○ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ ○﴾ (الغاشیہ : ۱۷تا۲۰)

"کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے عجیب پیدا کئے گئے ہیں اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے۔"

O ﴿وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسٰی ○﴾ (طٰہٰ : ۱۷)

"اور اے موسیٰ یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟"

O سوالات کے جواب سناتا اور اگر واضح ہوتے ہیں تو ان کی طرف سے خود ہی جواب دے کر آگے بڑھ جاتا ہے۔

O ﴿قَالَ ہِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَکَّؤُا عَلَیْہَا وَاَہُشُّ بِہَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْہَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی ○﴾ (طٰہٰ : ۱۸)

"اس نے جواب دیا یہ میری لاٹھی ہے، اس پر میں سہارا لیتا ہوں۔ اس سے میں اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اور بھی کئی فائدے ہیں۔"

﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَہُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ ؕ﴾ (لقمٰن : ۲۵)

"اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ بول اٹھیں گے کہ خدا نے۔"

معلم کو بھی چاہئے کہ دوران سبق طلبہ سے سوالات کرے اور ان کو بھی سوالات کرنے کا موقع دے۔ طلبہ کی طرف سے جو سوالات، اعتراضات یا شکوک و شبہات ابھریں ان کا تسلی بخش جواب دے۔ طلبہ کے جوابات اطمینان سے سنے اور انہیں دل کی بات کہنے کا موقع دے تاکہ کھل کر ان کا ذہن سامنے آسکے۔

⑧ خلاصہ کلام

قرآن حکیم تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد چند الفاظ میں خلاصہ بیان پیش کر دیتا ہے۔ ابتدائی خطبات، سورتوں، رکوعوں میں وہی باتیں خوب پھیلا کر وضاحت سے بیان کی ہیں آخری سورتوں میں وہی باتیں نہایت اختصار سے چند الفاظ میں بیان کر دی ہیں یا صرف اشاروں کنایوں میں پوری بات کہہ دی ہے تاکہ آسانی سے یاد ہو جائے اور ہمیشہ یاد رہے۔

پارہ عم کی ذرا آخری سورتوں پر غور کیجئے کہ کوزے میں سمندر کو بند کر دیا ہے۔ مثلاً

﴿وَالْعَصْرِ ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ○﴾ (العصر)

"عصر کی قسم (زمانہ گواہ ہے) بے شک انسان خسارے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں (حق بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔"

اس مختصر سورۃ میں تو قرآن حکیم نے اپنا پورا خلاصہ سمیٹ کر رکھ دیا ہے۔ معلم کو بھی چاہئے کہ سبق کا ایک ایک جز پیش کر کے اس کا خلاصہ بھی بیان کرتا جائے اور آخر میں اپنے پورے بیان کا نہایت اختصار سے خلاصہ پیش کر دیا کرے۔ اس طرح طلبہ کو پوری بات یاد کرنے اور یاد رکھنے میں سہولت ہوتی ہے۔

⑨ اعادہ و تکرار

قرآن حکیم نے اعادہ و تکرار کا بڑا التزام کیا ہے ایک ہی بات کو بار بار مختلف انداز سے سامنے لاتا ہے تاکہ بخوبی ذہن نشین ہو جائے۔ شاید ہی کوئی ایسا صفحہ ہو جس پر اس نے اپنی بنیادی دعوت یا اس کے کسی جز کا اعادہ نہ کیا ہو لیکن تکرار میں بھی انداز ایسا اختیار کیا ہے کہ وہی بات ہر بار نیا لطف دے جاتی ہے۔

معلم کو بھی اعادے اور تکرار کی طرف توجہ دینی چاہئے لیکن انداز ایسا اختیار کرنا چاہئے کہ بیزاری اور اکتاہٹ نہ پیدا ہونے پائے۔

⑩ تفویض

قرآن اپنی بات کو وضاحت سے سمجھا دینے، دلائل سے مطمئن کر دینے اور زور بیان سے منوا لینے ہی پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ کچھ سوالات دے کر اپنے طور پر غور و فکر کر کے مطمئن ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ نیز اطمینان قلب حاصل کرنے کے لئے تجربے و مشاہدے کے لئے تفویض سے کام لیتا ہے۔ نیز جاننے والوں سے بھی پوچھ کر اطمینان کر لینے کی طرف توجہ دلاتا ہے :

﴿سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ﴾

"ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھو"۔

قرآن حکیم میں چھ مقامات پر کہہ کر اور

﴿اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ﴾

"کیا انہوں نے زمین کی سیر نہیں کی"۔

سات مقامات پر کہہ کر خود مشاہدہ کر کے اطمینان حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

اسی طرح سَلْ، فَسْئَلْ، وَسْئَلْ، فَسْئَلُوْا (پوچھ لو) نو مقامات پر کہہ کر جاننے والوں سے تصدیق کر کے اطمینان حاصل کرنے کی طرف قرآن حکیم نے توجہ دلائی ہے۔

معلم کو بھی چاہئے کہ جو کچھ طلبہ کو بتائے اس سے متعلق کوئی کام تفویض کر کے تجربہ و مشاہدہ کا مزید موقع دے تاکہ انہیں پورا اطمینان بھی ہو جائے اور وہ اپنے علم کو عمل میں لانا اور برتنا سیکھیں۔

یہ ہے قرآن حکیم کے حکیمانہ طریقہ تعلیم کا سرسری خاکہ۔ اس طرح اس نے حصول علم کو لوگوں کے لئے بے حد آسان بنا دیا ہے :

﴿وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَہَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ○﴾ (القمر : ۱۷)

"اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے۔"

بقیہ : روشنی

طرف ضمیر کی گواہی دوسری طرف اللہ کی ناراضگی کا خوف، ایک نارمل انسان کے لئے یہ کافی ہے ورنہ پھر قیامت کی ہولناکی اور حشر و نشر کو نگاہوں کے سامنے لائیں "جب سورج لپیٹ دیا جائے گا اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے" اور "اس دن انسان کہے گا کہ ہے کہیں آج بھاگ جانے کا مقام" یہ سب اسی لئے تو بیان کیا گیا ہے کہ انسان اپنا احتساب کرتا رہے۔ "بے شک ہم نے آگاہ کر دیا ہے تم کو اس عذاب سے جو جلد ہی آنے والا ہے۔ اس دن دیکھ لے گا ہر شخص جو آگے بھیجا اس نے اپنے ہاتھوں"

حضورؐ نے فرمایا "دانا وہ ہے جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرے اور جس کا ایک دن دوسرے دن سے بہتر نہ ہو وہ تباہ ہو گیا" اور یہ کہ "اپنے نفسوں کا محاسبہ کر لو قبل اس کے کہ تمہارا حساب ہو اور بڑے میدان کے واسطے تیار ہو جاؤ۔ اور بے شک قیامت کے دن کا حساب اسی پر آسان ہو گا جو دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے گا۔"

اسلامی تاریخ خود احتسابی کی بلند ترین مثالیں پیش کرتی ہے جنہیں ہم اپنے لئے مشعل راہ بنا سکتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی زوجہ محترمہ سے میٹھا کھانے کی خواہش کا اظہار کیا تو زوجہ نے فرمایا کہ جو وظیفہ ہمیں ملتا ہے اس میں یہ ممکن نہیں کہ میٹھا بنایا جا سکے۔ کچھ دنوں بعد جب حضرت ابوبکرؓ کے سامنے حلوہ رکھا گیا تو آپؓ نے دریافت فرمایا کہ یہ حلوہ کہاں سے آیا ہے۔ آپؓ کی زوجہ نے جواب دیا کہ روزانہ کے راشن میں سے کچھ بچا کر یہ حلوہ بنایا ہے۔ آپؓ نے حکم صادر فرمایا کہ آپؓ کا وظیفہ کم کر دیا جائے کیونکہ موجودہ وظیفہ ضرورت سے زیادہ ہے۔

ہماری عورت فرمانبرداری اور مجبوری کے نام پر شوہر کو سود کھانے دیتی ہے

آج کا اصل جہاد حصولِ رزقِ حلال اور شرعی پردے کا اہتمام ہے

ملائشیا میں مقیم ایک رفیقہ تنظیم کا نائب ناظمہ حلقہ خواتین کے نام فکر انگیز مراسلہ

بہت ہی اچھی رفیقہ امت المعطی

السلام علیکم!

کے بعد عرض ہے کہ ہم سب یہاں پر اللہ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور اللہ رب العزت سے دعاگو ہیں کہ وہ آپ کو صحت دے اور ہر لمحے اپنی خاص حفظ و امان میں رکھتے ہوئے آپ کو اپنے بچوں اور ہم سب رفیقات کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے۔ "آمین ثم آمین"

آپ کا خط ملا۔ پڑھ کر حالات سے آگاہی ہوئی۔ سالانہ اجتماع ماشاء اللہ کامیاب رہا' اس کی بہت خوشی ہوئی۔ ہماری طرف سے اس کامیابی پر آپ کو دلی مبارک باد قبول ہو۔ ویسے تو ندائے خلافت اور میثاق سے آگاہی ہو جاتی ہے اور اب تو اللہ کے خاص کرم سے ہم نے Personal Computer بھی لے لیا ہے اور سب سے پہلے ہم نے اپنے امیر محترم کی ہی آواز سنی ہے۔ کیا بتاؤں کتنی حیرت انگیز ایجاد ہے۔ ساری دنیا لمحے میں سمٹ کر آپ کے سامنے آ جاتی ہے حتی کہ روزانہ کا اخبار بھی پڑھا جاتا ہے' گو اس کے لئے خاصا وقت درکار ہوتا ہے۔ یہ تمام ایجادات اگر صحیح طریقے سے استعمال کی جائیں تو بے حد مفید ہیں' بصورت دیگر یہ حقیقی زندگی سے بہت دور لے جاتی ہیں۔ اللہ کا احسان ہے اور آپ سب کی پرخلوص دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پردیس میں (حتی الامکان) حلال کمائی کی برکت سے ہر نعمت دے دیتا ہے۔ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اپنی تحریکوں میں بھی چند فیصد لوگ ہی ہوں گے جو سود کی لعنت سے مناسب حد تک بچے ہوں گے۔ جبکہ یہ بے حد اہم اور بنیادی منہیات میں سے ہے۔ مجھے اب پتہ چلا ہے کہ پاکستان میں بھی دین کے راستے پر چلنے کے باوجود کئی لوگوں کی زندگیوں میں سود کی آمیزش ڈھکے چھپے شامل ہے اور ایسے لوگوں کے پاس بھی سکون نہیں ہے۔

اللہ کا احسان ہے کہ مجھے سود اور رشوت سے نفرت ۱۰ سال کی عمر سے اپنے اباجان کی تربیت کے نتیجے میں مل گئی تھی اور قرآن کو پا کر اس کی نفرت میں مزید شدت اور پختگی آتی گئی۔ ہم دونوں میاں بیوی نے ۲۳ سالہ ازدواجی زندگی میں الحمدللہ کبھی بھی ایک لقمہ سود کا نہ کھایا اور نہ ہی اس بنیاد پر کوئی چیز کبھی خریدی۔ اسی لئے ہماری زندگی پاکستان سے باہر رہ کر بھی سفید پوش لوگوں کی زندگی رہی ہے۔ اب ہمارے پاس پرانے ماڈل کی ایک معمولی سی Datsun کار صرف گزارے کے لئے ہے۔ ورنہ ہم بھی فوراً زبردست کار لے سکتے تھے جس کی معمولی سی ماہانہ قسط ادا کر دیتے اور ۵ سال میں فارغ بھی ہو سکتے تھے۔ اسی لئے یہاں نقد کار سیکنڈ ہینڈ ملنا بے حد مشکل ہے' بلکہ تقریباً ناممکن ہے۔

پچھلے دنوں ایک نیا جہاد کرنا پڑا۔ میرے دامادوں نے اپنی طرف سے ہمیں خوشخبری سنائی کہ ہم نے نیا گھر لے لیا ہے۔ جس کے لئے فوری ۳۰۰۰۰ ڈالر ادا کرنے ہیں اور ماہانہ قسط ۱۱۰۰ ڈالر دینا ہوں گے اور ۳۰ سال میں فارغ ہو جائیں گے۔ ہم سب پر تو جیسے بجلی گر گئی' اس لئے کہ یہ لعنتی سود دنیاوی خباثتوں کے ساتھ ساتھ روحانی طور پر غصہ' حسد' نفرت اور بغض کی جڑیں مضبوط کر دیتا ہے' جبکہ میں نے صرف دامادوں کی سیرت کی وجہ سے یہ رشتے کئے تھے نہ دولت دیکھی نہ صورت لیکن سود میں اس طرح پھنس جانے کا تصور بھی ہم نہ کر سکتے تھے۔

میں ساری رات روتی رہی اللہ کے عذاب (آنے والے خاندان پر) کے خوف سے۔ اگلے روز اللہ نے میری راہنمائی فرمائی۔ ایک لمبا سا خط اپنے دامادوں اور عزیزوں کو امریکہ لکھا۔ اللہ کا ایسا فضل ہوا کہ ان سب کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ ہم ہرگز سود پر گھر نہیں لیں گے' حالانکہ وہ بیعانہ بھی دے چکے تھے۔ ان بچوں پر گھر کے مالک نے جو خود بھی پاکستانی ہے Case کر دیا ہے یعنی وہی قرض کی منحوست اور یہود کی سونے کی زنجیر کے نتیجے! اب صورت حال یہ ہے کہ ان کو امریکہ میں ہر اپنے اور غیر کی بڑی بڑی کڑوی باتیں سننے کو مل رہی ہیں۔ جب وہاں دینی رہنماؤں سے اس لعنت سے بچنے کے طریقے معلوم کئے تو پتہ چلا تقریباً سبھی سود لے نہیں رہے دے ضرور رہے ہیں۔ یعنی بظاہر لمبی چوڑی گاڑیاں' شان و شوکت والے گھر سب دھوکہ ہیں۔ اس روز یقین ہوا کہ اصل جہاد تو یہ ہی ہے۔ "ہاتھی کے پاؤں میں سب کے پاؤں ہیں" کے مصداق اس دور میں جو اس سے بچ گیا وہ کامیاب رہا' ورنہ سب تقریریں' درس بے اثر رہ جائیں گے۔ آپ کو سود کے موضوع پر تقاریر کروانا چاہئیں۔ آپ کے اردگرد بھی خواتین ہیں جو اس لعنت میں مبتلا ہیں جن کو معلوم ہی نہیں کہ ان کے شوہر کہیں نہ کہیں سود کی لعنت کی آمیزش کر رہے ہیں۔ ہماری عورت بڑی بھولی ہے' وہ شوہر کی فرمانبرداری میں مجبوری کا نام دے کر شوہر کو سود کھانے دیتی ہے۔ جبکہ ایک وقت تھا میں نے اور میرے بھائی نے اپنی امی کے گھر کھانا پینا چھوڑ دیا تھا اور جب ان کو یقین ہو گیا کہ یہ صرف سود کی وجہ سے ہے تو آج امی کا ایک پیسہ بھی سود کا نہیں ہے۔

معلی بہن اصل جہاد یہی ہے' حلال کمائی اور پردہ۔ ہم میں سے ہر کوئی اپنے گھروں میں اگر یہ جہاد جاری رکھے تو کوئی وجہ نہیں کہ رحمتیں اور برکتیں شامل حال نہ رہیں' اس لئے کہ اللہ ظالم نہیں' انسان خود ظالم ہے۔ سود لینے' دینے اور لکھنے والا جہنمی ہے۔ سود پر لکھنے بیٹھوں تو کہاں سے کہاں پہنچ جاؤں۔ معلی یہ ایک حقیقت ہے جو لکھی ہے تاکہ آپ اپنے اردگرد ہر اُسرے میں اس پر لیکچر کروائیں۔ جس کی کمائی میں سود ہو اس کو ہرگز کوئی اونچا عہدہ بھی نہیں دینا چاہئے۔ اس لئے کہ یہ پڑھے لکھوں کی جماعت ہے۔ آنے والے اسی سے پرکھتے ہیں۔ ویسے آپ تمام معاملات ہم سے بہتر جانتی ہیں' پھر آپ کے شوہر نوکری پیشہ ہیں۔ آپ سب تو ایک پاکیزہ ماحول میں رہ رہے ہیں۔ اس لئے میرا مشورہ ہے سود پر خاص زور دیا جائے۔ یہ میرا حقیرانہ مشورہ ہے آگے جو آپ بہتر سمجھیں وہی میری خوشی ہو گی۔ (ان شاء اللہ)

فقط والسلام

آپ کی دعاؤں کی طلبگار

یاسمین نجیب

مراحل انقلاب کے نقطہ نگاہ سے سیرتِ مطہرہ کا ایک منفرد مطالعہ
اسلامی انقلاب کیلئے سرگرم عمل افراد کیلئے مشعل راہ
امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ' کے گیارہ خطبات پر مشتمل کتاب
منہج انقلابِ نبویؐ
کا نیا ایڈیشن' جو حسن ظاہری ہی نہیں حسن معنوی کے اعتبار سے بھی
سابقہ ایڈیشن پر فوقیت رکھتا ہے' چھپ کر آ گیا ہے
دیدہ زیب کمپیوٹر کمپوزنگ' عمدہ طباعت' چار رنگوں میں شائع شدہ خوبصورت سرورق'
صفحات : 376 قیمت مجلد : 160 روپے ' غیر مجلد : 140 روپے

اسرہ اوچ کے ہفتہ وار دعوتی پروگرام

اسرہ اوچ کے زیر اہتمام ہفتہ وار دعوتی پروگراموں کا انعقاد گذشتہ تین ماہ سے اوچ کی مختلف مساجد میں منعقد ہوتا رہاہے۔ ہر جمعرات بعد از مغرب و عشاء کسی مسجد کا انتخاب کیا جاتا۔ پھر رفقاء تنظیم مقررہ مسجد میں پہنچ جاتے۔ مشورہ کرتے اور نماز کے بعد اعلان ہو جاتا۔ پھر کسی اہم دینی موضوع پر مولانا غلام اللہ خان حقانی خطاب فرماتے۔ پہلی سہ ماہی کے دوران اوچ کی تمام مساجد میں تنظیم اسلامی کا یہ تعارفی پروگرام مکمل ہو چکا ہے۔ آئندہ ہفتہ سے پروگرام کے دوسرے مرحلے کا آغاز کیا جائے گا۔ جن مساجد میں کام ہوا وہاں لوگوں نے بھرپور طریقے سے پروگرام سنا۔ پروگرام کے اختتام پر سوال و جواب کی نشست کا بھی اہتمام ہوتا۔ بالخصوص سکول و کالج کے طلباء نے پروگرام میں کافی دلچسپی لی۔ پہلے مرحلہ میں تقریباً ۱۵۰۰۰ افراد تک تنظیم اسلامی کی دعوت پہنچادی گئی ہے۔ اوچ کی آبادی تقریباً ۴۰۰۰۰ نفوس پر مشتمل ہے۔ تعلیم کے لحاظ سے ضلع دیر میں اس کی اہمیت مسلّم ہے۔ مساجد کے نام یہ ہیں جن میں پروگرام منعقد ہوئے: مدنی مسجد، کالونی مسجد، گلی باغ مسجد، نور محل مسجد، بلال مسجد، ثمر مسجد، بریلو مسجد، ملاتزہ مسجد، میاگاں چم مسجد، زرگرو کلے مسجد، دالعلوم ورسک، صدیقی مسجد، دارالعلوم اوچ مسجد، کوزیلو مسجد، عائشہ مسجد، ڈاکٹر صاحب مسجد، شابیہ مسجد، رفقاء تنظیم نے تمام پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اکثر جگہوں پر احباب بھی ساتھ ہوتے تھے۔

(رپورٹ: لیاقت علی خان)

حلقہ سرحد شمالی کا ایک روزہ پروگرام

تنظیم اسلامی حلقہ سرحد شمالی کے زیر اہتمام دعوتی و تربیتی اجتماعات کے ضمن میں سلسلہ وار ایک روزہ پروگرام بمقام مسجد نہر بنگلہ، باتھیان ضلع مردان میں مورخہ ۸ اور ۹ جولائی ۲۰۰۰ء کو منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز نماز عصر کے بعد قاضی فضل حکیم کے خطاب بعنوان "عبادت رب" سے ہوا۔ قاضی فضل حکیم نے عبادت رب پر ۴۵ منٹ کے دورانئے میں نہایت جامع انداز میں سیر حاصل گفتگو کی جسے سامعین نے نہایت توجہ اور دلجمعی کے ساتھ سنا۔ اس خطاب میں سامعین کی کل تعداد ۴۰ کے لگ بھگ تھی۔ نماز مغرب کے بعد خضر حیات نے سورہ لقمان کے دوسرے رکوع کا درس دیا۔ اس پروگرام میں بھی سامعین کی تعداد تقریباً ۴۰ کے لگ بھگ تھی۔ جناب قاضی فضل حکیم نے ایک دوسرے مقام مسجد راحت آباد میں نماز مغرب کے بعد "عبادت رب" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ تقریباً ۲۵ سامعین نے خطاب کو نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنا۔ نماز عشاء کے بعد حافظ ساوید احمد خان نے "فرائض دینی کا جامع تصور" پر تقریباً ۴۵ منٹ کے دورانئے میں نہایت مفصل اور مدلل گفتگو فرمائی۔ آپ کا خطاب آیات قرآنی اور احادیث نبوی ؐ کا حسین نمونہ تھا۔ ہربات پر بطور دلیل قرآن پاک کی آیت اور حدیث شریف بیان کرتے تھے۔ نماز فجر کے بعد جناب نصراللہ صاحب نے سورۃ المدثر کے آخری رکوع کا درس دیا۔ اور اس کے بعد شرکاء کو آرام کا موقع دیا گیا۔ اس دوران جناب شیر قادر کے ہمراہ نقیب اسرہ خویشگی خضر حیات نقیب اسرہ اباخیل محمد عامر، نقیب اسرہ اباخیل ساوید احمد خان نے اسراء دفتر باتھیان میں مولانا فضل اللہ سے ملاقات کی۔ ۷:۳۰ پر دوبارہ پروگرام کا آغاز ہوا۔ جناب راقم حافظ ساوید احمد خان نے "اسلام میں دوستی اور رقابت" کے موضوع پر درس حدیث دیا۔ سیرت صحابہ کے ضمن میں راقم نے حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کا واقعہ سنایا اور محمد عامر نے غیبت کے موضوع پر درس حدیث دیا۔ اس کے بعد جناب خضر حیات نے جہاد اور قتال میں فرق کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد رفقاء کے باہمی تعارف پر مشتمل نشست کا اہتمام کیا گیا۔ اور ساتھ ساتھ سوال و جواب بھی ہوتے رہے۔ آخر میں جناب حضرت گل استاد نے تقریباً ایک گھنٹے کے دورانئے پر مشتمل انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر نہایت جامع اور مدلل خطاب فرمایا۔ ان پروگرامات میں جناب مولانا سیح اللہ صاحب، مولانا فضل اللہ، غلام رحیم صاحب اور حمید رحمان نے شرکت کی۔

(رپورٹ: بشیر قادر)

اسرہ اوچ کی دعوتی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی پاکستان کے مجلس مشاورت کے حکم نامے کے تحت پاکستان ایک فیصلہ کن دوراہے پر کے بیان پر مشتمل ویڈیو کیسٹ کے پبلک اجتماع میں دکھانے کے اہتمام کے سلسلے میں اسرہ اوچ کا اجلاس اسرہ دفتر میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں طے ہوا کہ چونکہ علاقہ اوچ میں علماء اور عوام کی مشترکہ جدوجہد سے ویڈیو سنٹروں کو ختم کیا گیا ہے۔ اس لئے اگر ہم اس پروگرام کو بذریعہ وی سی آر دکھانے کا اہتمام کریں گے تو مناسب نہیں ہو گا۔ اس لئے اس خطاب کو غلام اللہ خان حقانی خود بیان کریں گے۔ چنانچہ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے خطوط اور پوسٹرز فوٹوسٹیٹ کرائے گئے "پاکستان ایک فیصلہ کن دوراہے پر" کے پروگرام کے لئے ثمر جامع مسجد جہاں مولانا حقانی درس قرآن اور خطاب جمعہ دیتے ہیں کا انتخاب کیا گیا۔ ۱۴ جولائی بروز جمعہ بعد از نماز عشاء ثمر جامع مسجد میں یہ پروگرام بخیر و عافیت انجام کو پہنچا۔ تقریباً ۲ گھنٹے پر مشتمل اس پروگرام میں ۲۰۰ افراد نے شرکت فرمائی۔ مختلف مکاتب فکر کے لوگ جن میں ڈاکٹرز، تاجر، سکول و کالج کے طلباء، مدارس عربیہ کے طلباء اور علماء نے پروگرام میں جم کر شرکت فرمائی۔ لوگوں نے پروگرام کو سراہا۔ اور اس پروگرام کو دوسرے مساجد میں کرانے کا بھی مطالبہ کیا۔ مولانا حقانی نے ملاکنڈ ڈویژن کے تمام اسروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس نوعیت کے پروگرام کا انعقاد کریں تاکہ لوگ دنیا کی موجودہ صورتحال اور پاکستان کی اہمیت نیز امت مسلمہ کی زبوں حالی کے اصل اسباب سے باخبر ہو سکیں۔ پروگرام کے اختتام پر شرکاء کی چائے سے تواضع کی گئی۔

(رپورٹ: حاجی قاسم، نقیب اسرہ اوچ)

اسرہ مامونڈ کی دعوتی سرگرمیاں

اسرہ مامونڈ کے زیر اہتمام جون میں ایک روزہ پروگرام ہوا۔ پروگرام کے لئے ناظم دعوت حلقہ سرحد مولانا غلام اللہ خان حقانی کو خصوصیت کے ساتھ مدعو کیا گیا تھا۔ موصوف نماز عصر سے پہلے باجوڑ پہنچے۔ فیض الرحمان نقیب اسرہ خار اور گل رحمان نقیب اسرہ جاراپ گی آمد کے پہلے سے منتظر تھے۔ پروگرام طے ہوا کہ خار کے معروف ترین علاقہ کے نواب صاحب جامع مسجد میں بعد از نماز عصر خطاب ہو۔ چنانچہ نماز عصر کے بعد مولانا غلام اللہ حقانی نے عبادت رب کے موضوع پر خطاب کیا۔ تقریباً ۹۰ افراد نے اس خطاب کو سنا۔ دوسرا پروگرام نوے کلے کے دارالعلوم میں ہوا۔ مولانا حقانی نے بین الاقوامی صورتحال کو خطاب کا موضوع بنایا۔ آپ نے دارالعلوم کے طلباء پر زور دیا وہ کہ پہلے امت مسلمہ کی حقیقی پریشانیوں کو بین الاقوامی حالات کے بدلتے ہوئے تناظر میں سمجھنے کی کوشش کریں۔ پھر ان پریشانیوں سے امت مسلمہ کو نکالنے کے لئے اسوۂ رسولؐ کے مطابق منصوبہ بندی کریں۔ دورے کا تیسرا پروگرام خزانہ کی جامع مسجد میں بعد از نماز فجر درس قرآن سے ہوا۔ سورۃ الفاتحہ کی ابتدائی ۴ آیات کے حوالہ سے آپ نے قرآن کی اصطلاحات، رب، رحمان، رحیم، عبادت وغیرہ کو کھول کر بیان کیا اور سامعین کو دعوت فکر دی کہ وہ قرآن کا مطالعہ کرے تاکہ اس کے ذریعہ حقیقی علم و تقویٰ حاصل ہو جائے۔

آخری پروگرام مسلم کیڈٹ سکول مامون میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا افتتاحی خطاب گل رحمان نے "ان الدین عنداللہ الاسلام" کے موضوع پر کیا۔ فیض الرحمان نے اقامت دین کے موضوع پر پر مغز خطاب فرمایا۔ منہج انقلاب نبویؐ پر خطاب کرتے ہوئے مولانا حقانی نے انقلاب نبویؐ کے مراحل، جماعت سازی کی اہمیت، جماعت کے لئے بیعت کی شرعی حیثیت کو بڑے مدلل انداز میں بیان کیا۔ آخر میں سوال و جواب کی نشست کا اہتمام ہوا۔ مولانا غلام اللہ حقانی نے سوالات کے جوابات دیئے۔ یوں اسرہ مامونڈ کا ایک روزہ پروگرام گل رحمان کے دعائیہ کلمات سے اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ: حاجی قاسم نقیب اسرہ اوچ)

اسرہ تمر گرہ کی دعوتی سرگرمیاں

۲۲ جولائی کو بروز ہفتہ تین افراد کا قافلہ موضع "خیمہ" نماز عصر سے کچھ دیر پہلے پہنچا جس میں غلام اللہ خان حقانی صاحب ناظم تربیت ملاکنڈ ڈویژن' عزیزالحق اور راقم شامل تھے۔ نماز باجماعت کے فوراً بعد اعلان کے ذریعے لوگوں سے خطاب سننے کی درخواست کی گئی اور تقریباً ساٹھ افراد نے خطاب سنا جن میں زیادہ تر تعلیم یافتہ تھے۔ مولانا غلام اللہ خان حقانی صاحب نے سورۃ روم کی آیت ﴿ ظهر الفساد في البر والبحر ﴾ کے حوالے سے امت کی زبوں حالی پر مفصل تقریر کی اور کہا کہ آج امت اقوام عالم کی صف میں نہ تین میں ہے نہ تیرہ میں۔ ان کی تقدیر کے فیصلے غیر اور دشمن اقوام کرتے ہیں اور اس کی بڑی وجہ نظام عدل و قسط سے دوری ہے۔

نماز مغرب کے بعد لوگوں کی بڑی تعداد نے خطاب سنا۔ رفیق عزیزالحق صاحب نے قرآنی آیتوں سے لوگوں کو بے حد متاثر کیا۔ اور غلام اللہ خان صاحب نے عصر کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے اسی موضوع کو آگے بڑھایا اور امیر محترم کے سالانہ اجتماع کی افتتاحی خطاب کے حوالے سے دس نکات گنوائے کہ کس طرح امت کی غیرت کو کلنٹن نے للکارا ہے۔ اگر کلنٹن کے اس ایجنڈے پر عمل کریں گے تو کچھ وقت جینے کا دیا جائے گا ورنہ اس کے بقول ہم فنا ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے برعکس اگر ہم اللہ اور رسول کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں گے تو دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔ غلام اللہ خان صاحب نے بیجنگ پلس فائیو کانفرنس کی بات کی اور حاضرین پر واضح کیا کہ اگر ہمارے یہی لچھن رہے تو وہ وقت دور نہیں کہ ہمارا معاشرہ تباہ ہو جائے گا۔ آپ نے حاضرین سے اپیل کی کہ ان باتوں کو سمجھیں' ہمارے ساتھ بیٹھیں' ہماری ایک تنظیم ہے۔ جو بیعت پر قائم ہے اور ایک منظم جماعت ہی اس طوفان کو روک سکتی ہے۔

نماز عشاء کے بعد غلام اللہ خان صاحب نے سورۂ رحمٰن کا جامع درس دیا جو سامعین کے لئے ایک انوکھا طرز اور حیران کن تھا اور اس حوالے سے ان پر قرآن کی عظمت واضح کی اس نشست میں تقریباً ۷۰ افراد شامل تھے جن میں زیادہ تر تعلیم یافتہ اور طلباء تھے۔

نماز عشاء اور درس قرآن کے بعد واپسی ہوئی۔

(رپورٹ : احسان الودود)

مظاہرہ تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شمالی

۲۱ جولائی کو بروز جمعہ تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شمالی کے تحت بعد از نماز جمعہ لال مسجد سے آبپارہ چوک تک ایک مظاہرہ ہوا۔ اس مظاہرے کے متعلق پہلے ہی تمام اخبارات میں خبریں شائع کرائی جا چکی تھیں۔ نماز جمعہ کے بعد انتہائی باوقار اور پر منظم طریقے سے مظاہرہ کا آغاز ہوا۔ اس مظاہرہ میں حلقہ پنجاب شمالی کے تحت تمام تنظیموں اور اسرہ جات کے امراء' رفقاء اور نقباء شامل تھے۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت تمام تنظیموں کے رفقاء اپنی جگہ پر ایک قطار میں آگے بڑھے۔ مظاہرہ کی قیادت امیر تنظیم اسلامی' اسلام آباد جناب پروفیسر غلام رسول عازی صاحب نے کی۔ مظاہرین ہاتھوں میں ٹی بورڈز اور بینرز اٹھائے ہوئے آگے آبپارہ چوک کی طرف بڑھ رہے تھے۔-ٹی بورڈوں اور بینروں پر جنرل پرویز مشرف کو اسلامی دفعات کو P.C.O کا حصہ بنانے پر مبارکباد لکھی ہوئی تھی۔ مظاہرین کے بینروں پر ایک مطالبہ یہ تھا کہ جنرل مشرف اسی طرح سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق ملک سے سود کا خاتمہ کریں۔ تاجروں کے ساتھ محاذ آرائی بند کر کے افہام و تفہیم کی فضا پیدا کریں اور ملک میں نظام خلافت نافذ کریں۔

جذبۂ ایمانی سے بھرپور جلوس پولیس کی بھاری نفری کی موجودگی میں آبپارہ چوک پہنچا۔ یہاں پر اشتیاق صاحب نے سامعین سے خطاب فرمایا اور موجودہ حکومت کو اسلامی نظام کے نفاذ' عریانی و فحاشی کے خاتمے کے لئے کیبل ٹی وی نیٹ ورک کو بند کرنے اور ورلڈ بنک کے مطالبات کو پورا نہ کرنے کے سلسلے میں کچھ تجاویز دیں۔ بعد میں ناظم حلقہ پنجاب شمالی جناب شمس الحق اعوان صاحب نے حاضرین مظاہرہ کو اپنے خیالات سے نوازتے ہوئے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ ملکی معیشت سے سود کا خاتمہ کرے' تاجروں سے محاذ آرائی ختم کرے' تمام اسلام دشمن این جی اوز کا قلع قمع کیا جائے اور امریکہ کے ساتھ تعلقات بڑھانے کی بجائے افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت سے تعلقات بڑھائے جائیں۔

یہ مظاہرہ ۴ بجے کے قریب اپنے اختتام کو پہنچا اور حاضرین مظاہرہ اپنے دلوں میں کچھ کرنے کا عزم لے کر پرامن طریقہ سے واپس چلے گئے۔

(شعبہ نشرو اشاعت' تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شمالی)

تنظیم اسلامی ملتان شہر کے زیر اہتمام
اسرہ جاتی دعوتی اجتماعات

کارکن اور قائد ایک ہی گاڑی کے دو پہیئے ہوتے ہیں کارکن تحریکوں کی جان اور قائد تحریکوں کی شان ہوتے ہیں۔ جس تحریک کو متحرک کارکن اور مخلص قائد مل جائیں تو کامیابی ان کی منتظر ہوتی ہے۔ اس ماہ جولائی میں خصوصی طور پر نقباء کے ذمہ لگایا گیا کہ وہ اپنے علاقہ جات میں اپنے طور پر دعوتی اجتماع کریں اور مقرر کے فرائض بھی خود سرانجام دیں۔ یہ جملہ پروگرام ایک ہی دن ایک ہی موضوع پر ہر اسرہ میں ہوئے نقیب اسرہ قرآن اکیڈمی چوہدری محمودالٰہی صاحب نے ایک تنظیمی رفیق کی رہائش گاہ پر پروگرام منعقد کیا۔ انہوں نے اپنے اپنے موضوع پر لب کشائی کرتے ہوئے دینی فرائض کے موضوع پر گفتگو فرمائی۔ انہوں نے ۳ فرائض اور ۳ ہی لوازم سامعین پر واضح فرمائے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک بندہ مسلم کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خود اللہ کا بندہ بنے' اسلام کو اپنے اوپر نافذ کرے' دوسری یہ کہ جو دین اور جس فکر کو اپنے لئے خیر سمجھتا ہے اسی کی دوسروں کو تبلیغ کرے اور دعوت دے تیسرا فرض یہ ہے کہ اسی دین کو عملاً نافذ کرنے کی بھی جدوجہد کرے۔ اس طرح ان تین فرائض کی ادائیگی کے لئے تین ہی لوازم ہیں وہ یہ کہ جہاد' تنظیم اور بیعت سمع و طاعت کا نظام ہے۔ موصوف نے اس کی بخوبی وضاحت فرمائی۔ شرکاء کی تعداد ۲۲ تھی۔

اسی طرح اسرہ امیر آباد میں یہی پروگرام ہوا۔ جس کے مدرس نقیب اسرہ محمد سلیم اختر صاحب تھے۔ انہوں نے یہ پروگرام تنظیم کے رفیق محمد یوسف صاحب کے گھر پر منعقد کیا۔ انہوں نے بھی بہت خوبصورتی سے اسی موضوع پر سامعین کے سامنے وضاحت فرمائی۔ سلیم صاحب نے بڑے ہی منظم اور پرجوش انداز میں لوگوں پر جامع تصور کو واضح کیا۔ اس پروگرام میں سامعین کی تعداد ۵۰ کے قریب تھی۔ موصوف نے ۵۰ منٹ گفتگو فرمائی۔

اسی نوع کا تیسرا پروگرام اسرہ نیو ملتان کے زیر اہتمام ہوا۔ جس کے مقرر جناب قاری اللہ دتہ صاحب تھے جو کہ حال ہی میں تنظیم اسلامی کے رفیق بنے ہیں۔ بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں اور عالم دین کے ساتھ ساتھ ایک اچھے شعلہ بیان مقرر بھی ہیں اور تنظیم میں شمولیت کو اپنے لئے رحمت سمجھتے ہیں۔ موصوف نے ۴۰ منٹ گفتگو فرمائی اور اپنا موقف بیان کیا۔ اس پروگرام میں ۲۵ افراد نے شرکت فرمائی۔

ملتان شہر تنظیم کے ایک اسرہ دولت گیٹ کے زیراہتمام یہ پروگرام نہ ہو سکا۔ نقیب اسرہ محمد زاہد صاحب نے مصروفیات کی بناء پر پروگرام کو ملتوی کردیا۔ اجتماعات میں امیر محترم کی کتاب "پاکستان فیصلہ کن دوراہے پر" کا سٹال لگایا گیا۔ ہر نقیب کو ۱۰۰/۱۰۰ کی تعداد میں کتب مہیا کی گئیں۔ جملہ سٹالز پر کتب خاصی تعداد میں فروخت ہوئیں۔

تنظیم ملتان شہر میں اسرہ جاتی سطح پر اس طرح کے اجتماعات کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ یقیناً اس میں انتظامی لحاظ سے خامیاں رہ گئی تھیں لیکن الحمداللہ کہ بحیثیت مجموعی پروگرام اچھے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ جملہ رفقاء و نقباء اور مقررین کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں مقبولیت سے نوازے۔ آمین۔

(مرتب : شہباز نور' معتمد تنظیم اسلامی ملتان شہر)

دعائے مغفرت

تنظیم اسلامی گوجر خان کے اسرہ نمبر۲ کے نقیب چوہدری محمد امین صاحب کی والدہ محترمہ کیم جولائی ۲۰۰۰ء کو وفات پا گئی ہیں۔ تمام رفقاء سے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

☆ ☆ ☆

تنظیم اسلامی گوجر خان کے ملتزم رفیق ساجد حسین کے ماموں جان ۵ جولائی کو وفات پا گئے ہیں۔ رفقاء و احباب سے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

Vol : 9 Regd. CPL No.127 No.30

روشنی

اسلام میں خود احتسابی کا تصور

تحریر: حماد خالد فیاضی

خود احتسابی کیا ہے؟

خود احتسابی سے مراد وہی ہے جو یہ لفظ ادا کرنے سے ذہن میں تصویر بنتی ہے۔ "خود" کا لفظ تو واضح ہے۔ البتہ احتساب جو ذرا مشکل لفظ ہے اس کا خمیر "حساب" سے اٹھا ہے۔ خود احتسابی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے ضمیر کی عدالت میں خود کھڑا ہو اور روز اپنا جائزہ لیتا رہے۔ خود احتسابی کا تعلق کسی خاص مذہب سے نہیں بلکہ یہ انسان کی فطرت کا حصہ ہے خواہ کوئی مشرق کا باشندہ ہو یا مغرب کا مسلمان ہو یا کافر کوئی بھی ضمیر کے وجود سے انکار نہیں کر سکتا۔

ضمیر ایک ایسی عالمی صداقت ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں لیکن اس کے باوجود سب اس کی موجودگی کو تسلیم کرتے ہیں دنیا کے کسی بھی خطے میں رہنے والا شخص کسی بھی رنگ اور نسل سے تعلق رکھنے والا فرد وہ خدا کو ماننے والا ہو یا خدا کا باغی ہو آخرت میں جنت کا متمنی ہو یا دنیا ہی میں اپنی جنت بنانے میں مگن ہو کچھ بھی ہو ضمیر کی حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا ... اچھے کام پہ خوش ہوتا ہے اور برے ... نہیں دیتا' ہر وقت ٹوکتا رہتا ہے ... تو کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کسی بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے' بیمار کی تیمارداری کرتا ہے تو سکون اور اطمینان محسوس کرتا ہے اور کسی کی حق تلفی کرتا ہے تو اندر سے کوئی شے ملامت کرتی ہے۔ عمران خان نے شوکت خانم ہسپتال کی تعمیر کے لئے دیوانہ وار کام کیا۔ سر گنگا رام نے گنگا رام ہسپتال بنایا۔ ایدھی صاحب نے غریبوں' بیواؤں اور یتیموں کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ حکیم سعید جاگو اور جگاؤ کا پیغام دیتے رہے۔ میڈونا' مائیکل جیکسن جیسے لوگ فلاحی کاموں کے لئے خطیر رقم دیتے ہیں تو محض اس لئے کہ انہیں اس سے اطمینان اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ پندرہ ہزار ڈالر وصول کرنے کا ہنسی کرونئے کا اعتراف یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس سکون اور اطمینان کی کتنی اہمیت ہے۔ گویا انسان کے اندر ایک آلہ ایسا ہے جو اسے خود احتسابی پر مجبور کرتا ہے۔ اور یہ آلہ اتنا طاقتور ہے کہ اگر کوئی الہامی کتاب نہ بھی نازل ہوئی ہوتی کوئی رسول اور نبی نہ آیا ہوتا تب بھی انسان اللہ کے ہاں جواب دہ ہوتا۔

یہ ضمیر یا فطرت ہی ہے جس سے اللہ نے ہر انسان کو نوازا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر بچہ اسلام پہ پیدا ہوتا ہے بعد میں والدین اسے یہودی یا نصرانی بنا لیتے ہیں۔ یہ گویا ہر انسان کا معاملہ ہے۔ اس کا تعلق کسی مذہب کسی وطن سے نہیں بلکہ انسان کی فطرت سے ہے۔

اب آئیں ایک مسلمان کے حوالے سے غور کریں۔ مسلمان ہونے کا مطلب ایک ایسی ہستی کی بندگی اختیار کرنا ہے جو ہر شے کا خالق و مالک ہے۔ اسی کے چلانے سے یہ دنیا چل رہی ہے۔ اسی کا ارادہ' اسی کی مشیت اس کارخانہ حیات کے پیچھے کارفرما ہے۔

پھر اہم بات یہ ہے کہ مسلمان اس ہستی کو تمام اعلیٰ صفات کے ساتھ مانتا ہے جو عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے۔ جو حشر میں انسانوں کو اس طرح اٹھائے گا کہ ان کی انگلیوں کے پور تک پہلے کی طرح درست کر دیئے جائیں گے اور وہ ایسا زبردست علم رکھنے والا ہے کہ کائنات کی ہر شے ہر آن' ہر لمحہ اس کے علم میں ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اس کے سامنے اپنی نیکی اور پارسائی کا زیادہ دعویٰ نہ کیا کرو وہ اس وقت سے جانتا ہے جب تم ماں کے پیٹ میں تھے۔

وہ کہیں دور آسمانوں پہ بیٹھا دنیا میں ہونے والے واقعات سے لطف اندوز نہیں ہو رہا بلکہ "تم جہاں بھی ہوتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔" گویا دنیا کا کوئی گوشہ' کوئی کونہ' کوئی تاریک کمرہ' کوئی جھاڑی' کوئی جھاڑی ایسی نہیں جو اللہ کی نظروں سے ہمیں چھپا لے۔ اللہ پر اس حد تک یقین ایک مسلمان کو خود احتسابی کی ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے جسے یہ یقین ہو کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے تو ایسا شخص کسی سے دھوکہ نہیں کر سکتا' کسی کا حق نہیں مار سکتا' کسی کو نقصان پہنچانے کا نہیں سوچ سکتا ہے' جب بھی وہ کوئی غلط قدم اٹھانے لگے گا تو وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ کے الفاظ اس کے قدم روک لیں گے۔ ایک

(باقی صفحہ ۸ پر)

Affiliated with
Board of
Intermediate &
Secondary Edu.
Lahore

قرآن کالج
آف آرٹس اینڈ سائنس

5834000 فیکس: 5833637 فون

Regular Classes for
I.C.S / I.Com. / F.A (Arts and Gen.Sc) / B.A
Ist List : Applications : Aug 4 Interview : Aug 5
2nd List : Applications : Aug 24 Interview : Aug 25

☆ غیر تجارتی بنیادوں پر قائم واحد ادارہ ☆ جدید سہولتوں سے مزین کشادہ بلڈنگ ☆ جدید ترین لیب میں کمپیوٹر کی لازمی تعلیم ☆ ماہر اور تجربہ کار فیکلٹی ☆ ہاسٹل کی سہولت ☆ تعلیمات قرآنی اور ابتدائی عربی گرامر کی اضافی تدریس

قرآن کالج فار گرلز (K-433 ماڈل ٹاؤن) میں بھی
FA سالِ اول میں داخلے جاری ہیں' (فون ناظم کالج: 5869501)

ذہین اور مستحق طلبہ و طالبات کے لئے سکالرشپ کی سہولت موجود ہے

سرپرست: ڈاکٹر اسرار احمد زیر انتظام: مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور